ہوئے خدمت کے لیے پیش پیش رہتے، تکلف وتصنع سے کوسوں دور تھے۔ خوش اخلاق، ملنسار، اور عاجزی و سادگی کے پیکر تھے، ہر کسی سے خندہ پیشانی کے ساتھ ملتے۔ ایسے مرجعِ خلائق تھے کہ لوگ ہر قسم کے دینی وعلمی، معاشی وخانگی معاملات میں آپ سے رہنمائی لیتے، اصابتِ رائے ایسی رکھتے تھے کہ کوئی انجان شخص بھی آپ سے بلا جھجک ملتا اور مطمئن ہو کر جاتا۔ ثابت قدم اور مستقل مزاج ایسے تھے کہ ۱۹۷۷ء میں اپنے استاذ محترم حضرت بنوریؒ کے حکم پر جامع مسجد قبا کی امامت وخطابت سنبھالی تو استاذ کے حکم کا ایسا پاس رکھا کہ ۴۷ برس میں بے شمار بڑی بڑی پیشکشوں کو ٹھکرا کر اپنے محبوب استاذ سے وفاداری نبھاتے ہوئے تا دمِ آخر یہیں جمے رہے۔

آپ چاق وچوبند، قابلِ رشک صحت اور چھریرے وپھرتیلے بدن کے مالک تھے، روزانہ فجر کی نماز کے بعد اپنی مسجد سے مزارِ قائد تک چہل قدمی کرنے کا معمول تا دمِ صحت رہا۔

آپ قرآن کریم کے بہترین قاری تھے، لوگ آپ کے پیچھے نماز پڑھنے کے لیے مستقل سفر کر کے دور دور سے آتے تھے۔ ساری زندگی نہایت جرأت وغیرت کے ساتھ علاقے میں دین کی بھرپور خدمت کی، درسِ قرآن اور درسِ حدیث کے حلقے آباد کیے۔ آپ اپنے عام فہم، سادہ اور دل نشیں اندازِ بیان کی وجہ سے جہاں عوام میں مقبول تھے، وہیں اپنی مضبوط علمی استعداد، وسیع مطالعہ، حیران کن فقہی استحضار اور بصیرت افروز نکات کے سبب اہلِ علم میں بھی معروف تھے۔

پسماندگان میں بیوہ، دو صاحبزادے مولانا فضل الرحمٰن عباسی، مولانا محمود عباسی اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔ اسی روز بعد نمازِ عصر مسجد قبا میں سیکڑوں علماء وطلبہ، اہلِ محلہ اور عوام نے حضرت مولانا شمس الرحمٰن عباسی دامت برکاتہم کی امامت میں نمازِ جنازہ ادا کی، پاپوش نگر قبرستان میں آپ کی تدفین عمل میں لائی گئی۔

جناب الحاج حافظ طاہر مکی رحمۃ اللہ علیہ

گزشتہ دنوں فقیہ الامت حضرت مولانا مفتی محمود حسن گنگوہیؒ کے خلیفہ مجاز، شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنیؒ سمیت اکابر علماء ومشائخ کے عقیدت کیش، حضرت ڈاکٹر محمد اسماعیل میمن مدنیؒ کے بھتیجے، جناب الحاج حافظ طاہر مکی رحمۃ اللہ علیہ انتقال کر گئے۔ وہ مکہ مکرمہ میں مقیم تھے، طائف کے سفر پر گئے تھے، وہیں طبیعت خراب ہوگئی، ڈاکٹروں نے برین ہیمبرج تجویز کیا، تقریباً دو ماہ کوما میں رہنے کے بعد شبِ جمعہ میں طائف کے سپر اسپیشلٹی ہسپتال میں آخری سانس لی. إنا لله وإنا إليه راجعون، إن لله ما أخذ و لهٗ ما

أعطیٰ و کل شيءٍ عندهٗ بأجل مسمّٰی!

حج کے دنوں میں مکہ مکرمہ میں حضرت مفتی محمود حسن گنگوہیؒ بعد فجر ذکر کی مجلس کراتے تھے، جس میں ایک دُبلا پتلا، دراز قد، خوش شکل نوجوان پابندی سے شرکت کیا کرتا تھا۔ یہ تھے حافظ طاہر صاحبؒ، جو نوجوانی ہی میں درویش صفت تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو بہت ہی خوبیوں اور صلاحیتوں سے نوازا تھا۔ قرآن کریم کے حافظ تھے۔ ان کے والد جناب عبدالستار مرچنٹ جو انجینئر تھے اور سالہا سال سے مکہ مکرمہ میں مقیم تھے، وہیں کے شہری ہو چکے تھے۔ وہ اپنی تمام اولاد کو رمضان کے موقع پر حرم شریف کے قریب کرایہ کے مکان میں دن رات قرآن پاک کی تلاوت، تراویح اور نفلوں میں مشغول رکھتے تھے۔ ان کے گھر میں برصغیر کے اکابر علماء کرام تشریف لایا کرتے تھے۔ حج کے موقع پر ان کا گھر علماء کرام کی محفلوں سے معطر رہتا تھا۔ ان کے چچا جان، چچازاد بھائی، سارے ہی لوگ حفاظ، علماء، صلحاء، مشائخ اور صاحبِ نسبت ہیں۔

آپ رمضان کی راتوں میں شب بھر تراویح کے اندر قرآن کریم عرب لہجہ میں پڑھتے تھے، جسے باذوق احباب بہت شوق اور دلچسپی سے سماعت کرنے آتے تھے۔

ساری زندگی مکہ مکرمہ میں گزاری، حرمِ مکی میں نمازِ جمعہ کے بعد جنازہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ اُن کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے، آمین یا رب العالمین!

استاذ القراء حضرت مولانا قاری محمد اسحاق ہوشیار پوری رحمۃ اللہ علیہ

جامعہ خیر المدارس ملتان کے شعبۂ حفظ و تجوید کے صدر مدرّس اور مجدّد القراءات حضرت مولانا قاری محمد رحیم بخش پانی پتیؒ کے تربیت وصحبت یافتہ، مایہ ناز شاگرد حضرت مولانا قاری محمد اسحاق ہوشیار پوریؒ ۲۶؍ذوالحجہ ۱۴۴۵ھ مطابق ۳؍جولائی ۲۰۲۴ء بروز بدھ نشتر ہسپتال ملتان میں انتقال کر گئے۔ إنا لله وإنا إليه راجعون، إن لله ما أخذ و لهٗ ما أعطی و کل شيءٍ عندهٗ بأجلٍ مسمّٰی!

حضرت قاری رحیم بخشؒ علمِ تجوید وقراءت کے بے مثل امام، حدیث وفقہ کے بے نظیر ماہر، اور ولایت کے اونچے مقام پر فائز تھے، قرآن کریم آپ کی صرف زبان ہی سے نہیں، بلکہ زندگی کے ہر ہر عمل سے جھلکتا تھا۔ آپؒ ہی کی تربیت وصحبت سے حضرت مولانا قاری محمد اسحاق ہوشیار پوریؒ کا خمیر تیار ہوا، جنھوں نے اپنے استاذِ گرامی اور ذی قدر مربی کے بعد اُن کی مسند کو کم وبیش پینتالیس سال زینت بخشی۔